وسیع طور پر پھیلنی شروع ہوئی۔ اور محلہ جات قائم ہوئے اس سے قبل نہ دارالرحمت تھا نہ دارالسعۃ۔ نہ دارالفضل تھا اور نہ دارالانوار۔ اور نہ ہی کوئی کارخانہ تھا۔ مگر اب قادیان کی آبادی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دس ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔

یہ قادیان جو آج سے پچاس سال قبل چند کچے پکے مکانوں کا مجموعہ تھا۔ آج کئی عالیشان کوٹھیوں سے مزیّن نظر آرہا ہے۔ حضور نے جماعت کو یہاں مکان تعمیر کرنے کی تلقین بھی فرمائی۔ چنانچہ تحریک جدید کا اٹھارھواں مطالبہ قادیان میں مکانات تعمیر کرنا ہی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

"باہر کے دوست قادیان میں مکان بنانے کی کوشش کریں۔ .... ہر مکان جو قادیان میں بنتا ہے وہ احمدیت کو زیادہ مضبوط کر دیتا ہے۔ تم قادیان میں مکان بنا کر صرف اپنی جائداد نہیں بناتے۔ بلکہ اس کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ کی جائداد بھی بڑھاتے ہو۔ ہر اینٹ جو تمہارے مکان میں لگائی جاتی ہے۔ وہ صرف تمہارے مکان کو مضبوط نہیں کرتی۔ بلکہ سلسلہ اور اسلام کو بھی مضبوط کرتی ہے۔" (خطبہ جمعہ ۱۰ر جنوری ۱۹۳۶ء)

حضور کے اس مندرجہ بالا ارشاد کے ماتحت قادیان میں متعدد مکانات تعمیر ہوئے۔ جن سے قادیان کی آبادی میں ترقی ہوئی۔ اور وہ دور دور تک پھیلتا گیا۔ مہاجرین کی تعداد بھی آپ کے عہدِ خلافت میں آگے سے کئی گنا بڑھ گئی۔

آپ کے عہد مبارک میں ہی جامعہ احمدیہ اور نصرت گرلز ہائی سکول بنائے گئے۔ ہر محلہ میں مسجدیں بنائی گئیں۔ مہمان خانہ کو وسیع کیا گیا۔ آپ ہی کی کوششوں سے منارۃ المسیح تکمیل کو پہنچا۔ اور مسجد اقصیٰ میں پہلے سے کہیں زیادہ توسیع کی گئی۔

پھر قادیان کی بڑھتی ہوئی آبادی نے ٹاؤن کمیٹی کی ضرورت کو محسوس کیا۔ چنانچہ وہ قائم کی گئی۔ ہر محلہ میں حضور نے پریذیڈنٹ مقرر فرمائے۔ تاکہ انتظام میں کسی طرح کا خلل واقع نہ ہو۔ اور لوگوں کی شکایات جلد سے جلد دور ہو سکیں۔ اسی مبارک زمانہ میں قادیان میں تار کا سلسلہ شروع ہوا۔

قادیان میں آمد و رفت کی کثرت نے گورنمنٹ کو یہاں ریلوے سٹیشن بنانے پر بھی مجبور کیا۔ چنانچہ ۱۹۲۸ء میں ریل کی کھٹا کھٹ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پیشگوئی کو جو قادیان میں ریل آنے کے متعلق تھی واضح طور پر پورا کیا۔ اس کے بعد ۱۹۳۵ء میں بجلی کے قمقموں نے قادیان کی ترقی کے اضافہ کرنے میں حصہ لیا۔ بجلی کے ذریعہ یہاں اور بھی بہت سی سہولتیں ہوگئیں۔ چنانچہ لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پُر معارف خطبات و تقاریر کی آواز بہت آسانی سے سُنی جانے لگی۔ اور جلسہ سالانہ میں تو اس سے بہت ہی سہولت ہوگئی۔ خصوصاً عورتوں کو جو بغیر کسی تکلیف کے اپنی جگہ پر بیٹھی ہوئیں اپنے جلسہ گاہ میں حضور کی تقریر کو سُن سکتی ہیں۔

آپ کے زمانۂ خلافت میں قادیان کی سڑکوں کو بھی اچھی حالت میں لایا گیا۔ اور متعدد بار اہلِ قادیان نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور کے ارشاد کے ماتحت سڑکوں کو ہموار کیا۔ اور گڑھوں وغیرہ کو مٹی سے پُر کیا۔ جس میں حضور نے بھی شرکت فرمائی۔ اور اب تو خدام الاحمدیہ کے ذریعہ ہر دو ماہ کے بعد قادیان کی کوئی نہ کوئی سڑک درست کی جاتی ہے۔

قادیان کی آبادی میں دن بدن زیادتی ہونے کی وجہ سے یہاں کی تجارت کو بھی ترقی ہونی شروع ہوئی۔ اور اب سینکڑوں کا سودا انسان جس وقت چاہے خرید سکتا ہے۔

پھر آپ نے تحریک جدید کو جاری فرماتے ہوئے دارالصناعت کا اجراء فرمایا۔ جہاں احمدی یتیم اور بیکار نوجوانوں کا مستقبل روشن ہؤا۔

الغرض حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زمانۂ خلافت میں قادیان کو دینی و دنیوی دونوں لحاظ سے عظیم الشان ترقی ہوئی۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قادیان کے متعلق پیشگوئی آپ کے عہد خلافت میں ہی پوری ہوئی۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خلیفۂ برحق ہیں۔ اور نصرتِ حق آپ کے ساتھ ہے؛

(محمودہ ثروت دینیات کلاس درجہ ثالثہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نذرِ عقیدت

بحضور

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اے شہِ لولاک کے لختِ جگر
اے امیر المومنیں فضلِ عمر

حسن و احساں میں مسیحا کے نظیر
آسمانِ دین کے روشن قمر

برکتیں پائیں گی قومیں آپ سے
دی مسیحِ پاک نے اس کی خبر

مظہرِ حق و عُلاء بھی ہو تمہیں
اے مسیحا کی دُعاؤں کے ثمر

جوبلی آئی بصد شان و شکوہ
پُر مسرت جس سے ہیں قلب و جگر

وجد میں ہیں طائرانِ خوشنوا
جھومتی ہے آج ہر شاخِ شجر

روز و شب کرتے رہے تیرے خلاف
تیرے دشمن گرچہ کافی شور و شر

پر خُدا نے ان کو رسوا کر دیا
بن گیا پھر خود ہی وہ تیری سپر

آپ پر ہو سایۂ فضلِ خُدا
ہے دُعا ثروت کی یہ شام و سحر

(محمودہ ثروت)

بہ نذرِ منظور

از جناب ڈاکٹر منظور احمد صاحب منظور بھیروی قادیان

محمود ہو، بشیر ہو، فضلِ عمر بھی ہو
مہدی کے جانشین بھی لختِ جگر بھی ہو

تُو وہ ہے جو کہ مظہرِ حق و علا ہے تُو
دشمن کو تیری شان کی کوئی خبر بھی ہو

تیرا نزول ہے کہ خُدا کا نزول ہے
دنیا میں تیری شان کا کوئی بشر بھی ہو

تیرا وجودِ پاک ہے موعود انبیاء
تم فخرِ انبیاء بھی ہو، دیں کے قمر بھی ہو

تُو ہے خُدا کے ساتھ خدا تیرے ساتھ ہے
قادر کی قدرتوں پہ کسی کی نظر بھی ہو

تطہیر تیری عرش سے کرتا ہے خود خُدا
تم نخلِ آرزوئے مسیحؑ کے ثمر بھی ہو

تیرا نظیر حُسن میں، احسان میں نہیں
مہدی کے تم نظیر ہو، نورِ نظر بھی ہو

قوموں کی رُستگاری تیرے دم کیساتھ ہے
دُنیا میں آج تجھ سا کوئی چارہ گر بھی ہو

حیراں ہے تیرے علم کے عرفاں کے سامنے
کتنا ہی کوئی صاحبِ علم و ہنر بھی ہو

دیکھیگا علم ظاہر و باطن سے پُر تمہیں
اس کوئے معرفت میں کسی کا گذر بھی ہو

رکھتا ہے بیشمار صداقت کے تُو نشاں
سوچے اگر خدا کا کسی دِل میں ڈر بھی ہو

پاتا ہے آج سارا زمانہ جو تجھ سے فیض
ابنِ کریم نظرِ کرم کچھ ادھر بھی ہو

میری بھی آرزو ہے کہ قدموں میں آپ کے
قُربان میری جان میرا مال و زر بھی ہو

سارا جہاں ہو تیری امامت میں مقتدی
تو کر دُعا کہ میری دُعا میں اثر بھی ہو

تاریکیاں جہاں کی مُبدّل بہ نور ہوں
مَیں بھی تو دیکھ لوں کہیں جلدی سحر بھی ہو

منظور جائے چھوڑ کے در کو ترے کہاں
دُنیا میں تیرے گھر سا کوئی اور گھر بھی ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے جماعت احمدیہ کی خواتین پر احسانات

خدا تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنّت چلی آتی ہے کہ جب دنیا پر ضلالت و گمراہی کی بھیانک رات اپنا ڈیرا جما لیتی ہے۔ اور لوگ طرح طرح کے فسق و فجور میں بیباک ہو جاتے اور رُوحانی تعلیم سے دُور جا پڑتے ہیں۔ تو جیسا کہ ہمارا روز مرّہ کا مشاہدہ ہے۔ کہ ہر رات کے بعد سُورج اپنی منوّر شعاعوں سے زمین کو روشن کرتا ہے۔ اسی طرح رحمت الٰہی جوش میں آتی۔ اور رُوحانی سُورج یعنی نبی کو بھیجکر اُن میں ہدایت کے دن کے طلوع ہونے کی منادی کی جاتی ہے۔ اور جب وہ نبی اپنے مفوضہ فرائض کو خوش اسلوبی کے ساتھ ادا کرنے کے بعد وفات پا جاتا ہے۔ تو اس کی قوم کو تشتت و افتراق سے بچا کر انہیں سلکِ وحدت میں پرونے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی خلیفہ کھڑا کیا جاتا ہے۔ جو جماعت کی شیرازہ بندی کرتا۔ اور دینِ حق اور توحید باری کو اکنافِ عالم میں پھیلا دیتا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو احیائے اسلام اور رہنمائی عالم کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور آپ دنیا کو انوار ہدایت سے منوّر کرنے کے بعد وفات پا کر اپنے رب سے جا ملے۔ تو خُدا تعالیٰ نے اپنی قدرت ثانیہ کا جلوہ دکھایا۔ اور اس قدرت ثانیہ کا پہلا مظہر سیّدنا حضرت نور الدین اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بنایا۔ خدا تعالیٰ کا یہ فرستادہ جب اپنی خلافت کا چھ سالہ دور بکمال تزک و احتشام ختم کر چکا۔ تو ہمارے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو تخت خلافت پر متمکن فرمایا۔

یہ امر سُنّتِ الٰہیہ میں داخل ہے کہ جب خدا تعالیٰ کسی کو برگزیدہ بناتا ہے۔ تو اس کے حاسد بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جب آپ کو یہ مبارک عہدہ ملا۔ تو غیر مبایعین نے ادعا کیا۔ کہ جماعت اب ترقی نہیں کر سکتی۔ لیکن بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا کہ خدا تعالیٰ کی نصرت کا ہاتھ حضور کی تائید میں تھا۔ چنانچہ آج افغانستان، ایران، عراق، عرب، روس، ایسٹ افریقہ، مصر، گولڈ کوسٹ، نائیجیریا۔ یونائیٹڈ سٹیٹس۔ سب جگہ احمدیت کا جھنڈا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لہرا رہا ہے۔ اور تو اور لنڈن جیسے کفرستان میں بھی پانچوں وقت اللہ اکبر کی آواز بلند کی جاتی ہے جس کے نتیجہ میں بہت سی سعید روحیں سلک اسلام میں منسلک ہو چکی ہیں۔

پس خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ اُس نے خلافت ثانیہ کے دشمنوں کو ناکام و نامراد کرتے ہوئے ہم پر اپنا فضل نازل کیا۔ اور ہمیں اپنے پیارے آقا کی پچیس ۲۵ سالہ سلور جوبلی کا مبارک دن دیکھنے کے لئے زندہ رکھا۔ خدا تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے ہمارے آقا کو عمر دراز اور مزید ترقیات عطا فرمائے۔

حضور پُرنور کے احسانات صرف مردوں تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ صنفِ نازک کو بھی اس سے حصۂ وافر نصیب ہوا ہے۔ چنانچہ لڑکیوں کی تعلیم پر آپ نے بہت زور دیا۔ اور سکول میں مڈل کے بعد پڑھائی کے دو معیار مقرر فرما کر ہر ایک کے لئے حصولِ تعلیم کو آسان کر دیا۔ دینیات کلاسز میں جو تعلیم دیجاتی ہے۔ اس کی اہمیت کو صرف وہی لڑکیاں جانتی ہیں جو تعلیم حاصل کر چکی ہیں یا کر رہی ہیں۔ ہر روز جب قرآن کریم کا رکوع بالتفسیر پڑھایا جاتا۔ یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کسی پُر معارف کتاب کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ تو دل حضور پُرنور کے احسانات بیکراں کا تصور کر کے خوشی سے وجد کرنے لگتا ہے۔ اور خود بخود دعائیں نکلتی ہیں۔ کہ اے خدا ہمارے مہربان آقا کا سایہ ہم پر عرصۂ دراز تک قائم رکھ۔

اگر یہ تعلیم ہمارے لئے مقرر نہ کی جاتی۔ تو نہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کے پڑھنے میں کوئی دلچسپی ہوتی۔ اور نہ ہی ہم قرآن کریم کی تفسیر سے آشنا ہوتیں۔

اس کے علاوہ حضور ہفتہ میں ایک دن عورتوں میں درس فرما کر ان میں زندگی کی ایک نئی رُوح پیدا کر دیتے ہیں۔ اور ساتھ ہی نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیاری پیاری اور نصیحت آمیز باتیں سُنا کر اُن پر عمل کرنے کی تلقین فرماتے ہیں۔

ماسوا اس کے اب حضور نے اپنے احسانات کو ہم پر اور زیادہ بڑھاتے ہوئے لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ ہم تک خطبات جمعہ کی آواز پہنچانے کا بھی انتظام کر دیا ہے۔ جس کے ذریعہ ہر عورت آپ کی ہر ایک بات کو جو آبِ زر سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ بآسانی سُن سکتی ہے +

پس خدا تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ اُس نے ہمیں ایسے محسن خلیفہ کی معیت کا شرف بخشا۔ جو موعود خلیفہ ہے۔ اور جس کا نزول خود خدا تعالےٰ کے قول کے مطابق صرف برکات کے نزول کا موجب ہی نہیں۔ بلکہ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ کا مصداق ہے؛

خاکسار امۃ الرشید شوکت متعلمہ دینیات درجہ ثالثہ
قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلالِ محمود ایدہ اللہ تعالیٰ

از جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر

اے زہے دلکشیٔ حسن و جمالِ محمود / نور بیزئی دل و جانِ خیالِ محمود
صدقے اُن آنکھوں کے جن آنکھوں نے پیدائش سے / پہلے ہی دیکھا تھا معراجِ کمالِ محمود
شپّرِ تیرہ نظر تیرہ دروں کیا دیکھے / ہم نے ہر رنگ میں دیکھا ہی جمالِ محمود
ایشیا یورپ و امریکہ و افریقہ میں / پھیلتی جاتی ہے ہر ملک میں آلِ محمود
حاسدو دیکھ لو ہر روز بڑھاتا ہے خدا / شوکت و عظمت و اقبال و جلالِ محمود
شرف اندوزِ سعادت رہا ماضی اس کا / کیوں نہ مسعود و مبارک ہو مآلِ محمود
اس کا ہر ذرۂ ہستی ہے خدا پر قرباں / رد کرے گا نہ خدا کوئی سوالِ محمود
نور افروزِ جہاں ہے رُخِ انور اس کا / اے خُدا بدرِ منوّر ہو ہلالِ محمود
پیشِ استاد مری نذرِ عقیدت ہے یہ / آبِ گوہر نہیں ہے آبِ زلالِ محمود

اے خدا گوہر و ذریت گوہر بھی رہے
آستانِ خادمِ محمود و عیالِ محمود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہدِ خلافت کی برکات

خداتعالیٰ جو رب العالمین ہے۔ اس نے جب سے دنیا کو پیدا کیا۔ اس کی جسمانی پرورش کے ساتھ ساتھ اس نے رُوحانی پرورش کا سلسلہ بھی جاری کر رکھا ہے۔ اور یہ دونوں سلسلے قیامت تک جاری رہیں گے۔ کیونکہ خداتعالیٰ کا یہ قانون ہم ہر روز دیکھتے ہیں۔ کہ دن کے بعد رات اور رات کے بعد دن آتا ہے اور رات کی تاریکی ہرگز دور نہیں ہوسکتی جب تک خداتعالیٰ کی طرف سے آفتاب طلوع نہ ہو۔ اسی طرح خداتعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ انسان جو رُوحانیت کے حصول کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ وہ رُوحانی تاریکی یعنی گمراہی سے نکل کر صراط مستقیم پر نہیں آسکتا۔ جبتک خدا کی طرف سے رُوحانی آفتاب یعنی نبی، رسُول، اور ربانی مصلح مبعوث نہ ہوں۔ نبی رُوحانی آفتاب ہوتا ہے۔ اور اس کا ثبوت قرآن شریف سے سراجاً منیرا کے خطاب سے ظاہر ہے۔ خداتعالیٰ نے ہر ایک مذہب کی بنیاد ایک نبی کے ذریعہ قائم کی۔ پھر اس نبی کی وفات کے بعد اس کے قائم کردہ سلسلہ کو خداتعالیٰ نے جبتک زندہ رکھنا چاہا۔ اس کی حفاظت کے لئے خلفاء یعنی اس نبی کے جانشین مقرر کئے۔ لیکن موجودہ زمانہ میں اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے۔ اور اسلام میں ہی خداتعالیٰ کے وعدے اور ہمارے مکّی مدنی رسُول صلعم کے ارشاد کے مطابق ربانی مصلحین کا سلسلہ جاری ہے۔ اس زمانہ میں جس انسان کو خداتعالیٰ نے حفاظتِ اسلام کے لئے مبعوث فرمایا۔ اس کا اسم مبارک مرزا غلام احمدؑ قادیانی ہے۔ آپؑ جب اپنا کام ختم کر چکے۔ تو ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء کو وفات پاکر اپنے مولیٰ سے جا ملے۔ یہ دن جماعت احمدیہ کیلئے سخت غم کا دن تھا۔ کیونکہ ان کا محبوب، انکا ہمدرد و غمگسار انکا ہادی و راہنما۔ ان کا امام و مقتدیٰ۔ ان کا سرتاج ان کو روزانہ وحی سنانے والا۔ اور اللہ تعالیٰ کا بشیر و نذیر۔ جس کی جُدائی وہ ایک منٹ بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ ان سے ہمیشہ کے لئے جُدا ہوگیا۔ دشمنوں نے خوشیاں منائیں۔ اور کہا کہ آج یہ سلسلہ تباہ ہو جائے گا۔ یہ شخص بڑا مدبّر اور عالم تھا۔ اور اسی کے دم سے جماعت ترقی کر رہی تھی۔ اب جماعت کو سنبھالنے والا کوئی باقی نہیں رہا۔ مگر خدا نے اپنے وعدہ کے مطابق گرتی ہُوئی جماعت کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ تھام لیا۔ اور دشمن کی خوشیوں کو پامال کر کے رکھ دیا۔ آپؓ کا دور خلافت چھ سال تک رہا۔ آخر تیرہ مارچ ۱۹۱۴ء بروز ہفتہ ۸۰ سال کی عمر میں قادیان میں آپکا وصال ہوگیا۔ اور ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو جماعت احمدیہ کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک نیا دور شروع ہوا۔ مخالفین جو اس سلسلہ کو مٹانا چاہتے تھے۔ آپؑ کی وفات کے بعد پھر باہر نکل آئے۔ اور بعض اندرونی فتنہ پردازوں کیساتھ مل کر انہوں نے چاہا۔ کہ جماعت احمدیہ کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے جماعت میں یہ پراپیگنڈا کرنا شروع کیا۔ کہ خلافت کا سلسلہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ پر ختم ہوگیا۔ اب کسی خلیفہ کی ضرورت نہیں۔ مگر خدا تعالےٰ نے ان کے منصوبوں کو خاک میں ملا دیا۔ اور ہمارے آقا و مطاع حضرت فضل عمر صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو تختِ خلافت پر متمکن فرمایا۔ منافقین نے خوب شادیانے بجائے۔ اور کہا کہ یہ سلسلہ (نعوذ باللہ) اب یقیناً تباہ ہو جائے گا۔ کیوں کہ جماعت نے ایک بچّے کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ اور خلیفہ اس کو بنایا گیا ہے۔ جو ہنوز ناتجربہ کار ہے مگر وہ دن تباہی کا نہیں تھا۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے ان وعدوں کے پُورا ہونے کا دن تھا۔ جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے۔ کہ یہ تیرا لڑکا دین کا چراغ ہوگا۔ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اسیروں کا رستگار ہوگا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ چنانچہ ان وعدوں کے مطابق خدا تعالےٰ کے قائم کردہ خلیفہ نے تمام دشمنوں کا مقابلہ کیا۔ اور جماعت احمدیہ نے سُرعت کے ساتھ ترقی کی طرف اپنا قدم بڑھانا شروع کر دیا۔

اس کا ثبوت یہ ہے کہ خلافت ثانیہ کے عہد میں ہی لنڈن، امریکہ، افریقہ، ماریشس، سماٹرا، جاوا، اور فلسطین وغیرہ ممالک میں احمدیہ مشن قائم ہوئے اور دُنیا کے کثیر حصہ میں احمدیت کا رعب قائم ہوگیا۔ اسی طرح حضور نے لجنہ اماءُ اللہ کو قائم کیا۔ خُدام الاحمدیہ اور نیشنل لیگ کی بنیاد رکھی۔ گرلز سکول اور دینیات کلاسز کھولیں۔ پھر حضور نے جس وقت مسند خلافت کو زینت بخشی۔ اس وقت خزانہ میں صرف چھ آنے کے پیسے تھے۔ مگر اس کے بعد لاکھوں روپیہ آیا۔ اور خرچ ہوا۔ اسی طرح آپکے عہدِ خلافت میں کئی نظارتیں قائم ہوئیں۔ مثلاً نظارت بیت المال نظارت تالیف وتصنیف، نظارت ضیافت، نظارت دعوۃ وتبلیغ۔ نظارت امورعامہ۔ نظارت امور خارجہ۔ نظارت بہشتی مقبرہ۔ نظارت جائداد۔ پھر آپکے زمانہ میں ہی "مسجد فضل لنڈن" بنی۔ جسپر ایک لاکھ روپیہ خرچ ہوا۔ اور یہ تمام چندہ جماعت احمدیہ کی مستورات نے دیا۔ پھر آپ نے تحریک جدید جو انیس ۱۹ مطالبات پر مشتمل ہے۔ جماعت میں جاری فرمائی۔ اور احمدی مستورات کا واحد رسالہ مصباح بھی آپ ہی کے عہد خلافت میں جاری ہوا۔ اسی عہد میں تعلیم الدین اور المبشر وغیرہ رسالے شائع ہوئے۔ اور اسی عہد میں لاکھوں کی تعداد میں ٹریکٹ شائع کئے گئے۔ جنہوں نے تبلیغی لحاظ سے بہت مفید نتائج پیدا کئے۔

اب حضور کی پیدائش کو پچاس ۵۰ سال ہوگئے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور سلسلہ احمدیہ پر بھی پچاس سال گذر رہے ہیں۔ پس آج جماعت احمدیہ کے لئے ایک عظیم الشان خوشی کا موقع ہے۔ اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے احمدیت کو جو شاندار ترقی عطا فرمائی ہے۔ وہ تاریخ کے اوراق میں یقیناً سنہری حروف میں لکھی جائے گی۔ ہر حملہ جو احمدیت کو مٹانے کے لئے کیا گیا۔ وہ ناکام رہا۔ اور ہر وار جو اس آسمانی شجر کے استیصال کے لئے کیا گیا۔ وہ بجائے احمدیت کو نابود کرنے کے اسے اور زیادہ ترقی دینے کا موجب بن گیا۔ اور خدا تعالیٰ کے موعود خلیفہ نے اپنی تجلیات سے ایک عالم کو بُقعۂ نُور بنا دیا۔ پھر جماعت نے تنظیم کے لحاظ سے حیرت انگیز ترقی کی۔ اور علم و عرفان کے باب میں بھی وہ شاندار نقوش اہلِ عالم کے قلوب پر چھوڑے کہ آج بدترین معاند بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ ایک کام کرنیوالی جماعت ہے۔ اور اس کے افراد کے اندر جوش اور فدائیت کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ وہ بیحد قابلِ قدر ہے۔ مگر یہ تمام ترقی کس وجہ سے ہے۔ صرف اس وجہ سے کہ جماعت احمدیہ کی عنان قیادت ایک اولوالعزم خلیفہ اور واجب الاطاعت امام کے ہاتھ میں ہے۔ جو خدا کی رضامندی کے عطر سے ممسوح۔ اور ظاہری و باطنی علوم سے پُر ہے۔ وہی ہے جس کی شبانہ روز دُعاؤں اور اَن تھک مساعی نے جماعت احمدیہ کو آسمان شہرت پر چودھویں کے چاند کی طرح چمکا دیا۔ اور وُہی ہے جو رُوحانی مُردوں کو زندہ کر رہا ہے۔ پس خلافت ایک بے بہا نعمت ہے۔ خلافت ایک بہترین انعام ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی قوم کو عطا کیا جاتا ہے۔

دُعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ نُور جو آپ کو عطا ہُوا۔ اس سے تمام دنیا منوّر ہو۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا یہ کلام اپنی پُوری شان کے ساتھ پُورا ہو۔ کہ ؎

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کرونگا دُور اس مَہ سے اندھیرا
دکھاؤنگا کہ اِک عالم کو پھیرا

(نصیرہ نزہت دینیات کلاس درجہ ثانیہ)

خلافتِ ثانیہ میں حضرت مسیح موعودؑ کا نام دُنیا کے کناروں تک

خلافت ثانیہ سے قبل صرف انگلستان میں احمدیہ مشن قائم کرنے کی کوشش کی گئی لیکن وہ بھی اُن لوگوں کی دراندازیوں سے جو احمدی کہلاتے ہوئے تبلیغ احمدیت کو سمِ قاتل قرار دیتے تھے خطرہ میں تھا لیکن اب خدا تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف لنڈن میں کامیاب مشن قائم ہے۔ اور اس تثلیث کے مرکز میں سب سے پہلے جماعت احمدیہ کو ہی خانۂ خدا تعمیر کرنے کی توفیق حاصل ہُوئی۔ بلکہ اسکے علاوہ ماریشش۔ گولڈ کوسٹ۔ نائیجیریا۔ امریکہ۔ سماٹرا۔ جاوا۔ فلسطین۔ آسٹریلیا۔ جاپان۔ چین۔ ہنگری۔ البانیہ اور ارجنٹائن وغیرہ میں بھی باقاعدہ احمدیہ مشن قائم ہیں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مبارکباد

اے شہِ دینِ محمدؐ اے ہمارے رہبر ۔ اے دل و جانِ جماعت اے مسیحا کے پسر

اے اولوالعزم خلیفہ اے نظیرِ مہدی ۔ "سبز اعلان" کے موعود "بشیرِ" مہدی

اے کہ "ممسوح ہے تو عطرِ رضامندی سے" ۔ نور حاصل ہے تجھے شمعِ خداوندی سے

تو ہے دنیا کے لئے مظہرِ رحمان و رحیم ۔ "روحِ حق" "فضلِ عمر" "سخت ذہین اور فہیم"

"ظاہر و باطنِ ہر علم سے پُر" "دل کا حلیم" ۔ سر پہ ہر دم ہے ترے ظلِّ خداوندِ علیم

زندہ اسلام کا تو زندہ نشاں ہے لاریب ۔ یہ حقیقت ترے کاموں سے عیاں ہے لاریب

تو نے "دنیا کے کناروں" بھی شہرت پالی ۔ ملک کوئی نہیں خدّام سے تیرے خالی

تو ہے "اللہ کی رحمت کے نشاں کا موجب" ۔ "رستگاریٔ" اسیرانِ جہاں کا موجب

تیرے دم سے کئی برباد دل آباد ہوئے ۔ "شک و شبہات کی زنجیروں سے آزاد" ہوئے

تیرے منہ ہی کی قسم اے مرے پیارے آقا ۔ نور و برکت ہے تو عالم کے لئے سر تا پا

شمعِ احمدؐ سے ہی تو نے یہ ضیا پائی ہے ۔ تیرے ہر کام میں اک رنگِ مسیحائی ہے

"حسن و احسان" میں بیشک ہے مسیحا کا مثیل ۔ ملتی جلتی ہے اسی سے ہی تری خوئے جمیل

تجھ سے ہر قوم نے اسلام کی برکت پالی ۔ کوئی خطّہ نہ رہا رحمتِ حق سے خالی

تری گفتار ہے اک علم و ہدیٰ کا چشمہ ۔ رحمت و نور و ضیا صدق و صفا کا چشمہ

"تین کو چار" بلاشک ہے تو کرنے والا ۔ شانِ احمدؐ تری ہستی سے ہوئی دو بالا

ہیں ترے عہدِ خلافت کی یہ آقا! برکات ۔ گونجتی رہتی ہیں یورپ میں اذانیں دن رات

آج قوموں کے لئے کونے کا پتھر تو ہے ۔ کوچۂ دلبر و دلدار کا رہبر تو ہے

تیرے اقبال نے اغیار کو حیران کیا
بلکہ دشمن کو بھی انگشت بدندان کیا

(خاکسار محمدؐ صدیق مولوی فاضل از لنڈن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافتِ ثانیہ کے عہد پر ایک سرسری نظر

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال پر اکتیس سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ اس عرصہ میں چھ سال تک حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ تختِ خلافت پر متمکن رہے۔ پھر آپؓ کی وفات کے بعد ہمارے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خلیفہ ہوئے۔ اس وقت ہمارے پیارے آقا کو تختِ خلافت پر متمکن ہوئے پچیس ۲۵ سال گذر چکے ہیں۔ ان پچیس سالوں پر اگر ہم نظر دوڑائیں۔ تو خلافت بہت ہی بابرکت چیز نظر آتی ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ جماعت کو متحد رکھنے۔ اور دین کی اشاعت کے لئے خلیفہ کا بابرکت وجود نہایت ضروری ہوتا ہے۔ بعض نادان خلافت سے علیحدگی اختیار کر گئے۔ کاش وہ خلافت کی اہمیت کو محسوس کرتے۔ مگر افسوس کہ ان کی عقلوں پر پردے پڑ گئے۔

ابتدائے آفرینش سے یہ سُنّت اللہ چلی آئی ہے۔ کہ نبی کے ذریعہ خدا تعالیٰ مومنوں کی جماعت قائم کرتا ہے۔ اور جب اس کی وفات کا وقت آجاتا ہے۔ تو اگرچہ اسکے سلسلہ کی اور اسکی جماعت کی بنیاد مضبوط ہو چکی ہوتی ہے۔ پھر بھی بدقسمت دُنیادار کہہ اٹھتے ہیں کہ اب یہ جماعت چند دنوں کی مہمان ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ الوصیت میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ دو قسم کی قدرتیں دُنیا میں ظاہر کیا کرتا ہے۔ ایک تو اپنے نبی کے ذریعہ۔ دوسرے ایسے وقت میں جب نبی وفات پا جاتا ہے۔ اور اس کے بعد چاروں طرف سے دُشمن اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اور اس جماعت کو جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی کے ذریعے قائم کیا ہوتا ہے۔ نیست و نابود کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور بعض بدقسمت ایسے ہوتے ہیں۔ کہ ارتداد کے گڑھے میں گر پڑتے ہیں۔ ایسی حالت میں خدا تعالیٰ سلسلۂ خلافت قائم کر کے دشمنوں کی جھوٹی خوشیوں کو پامال کر دیتا ہے۔ اس قدیم سُنّت اللہ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد خلافت کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور اس عہد خلافت میں جو عظیم الشان ترقیات ہوئیں۔ اور ہو رہی ہیں۔ وہ اظہر من الشمس ہیں۔ آج سے پچاس سال قبل کے حالات پر ذرا سرسری نظر کریں۔ تو آپکو یہ باتیں ہرگز نظر نہ آئیں گی۔ آپ خود ہی بتائیں کہ جلسے وغیرہ کہاں ہوا کرتے تھے۔ مجلس شوریٰ کہاں تھی مدارس کہاں تھے۔ دفاتر کہاں تھے۔ اور کہاں اس بے رونق بستی میں اتنے مکان وغیرہ تھے۔ یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت ہے کہ انہوں نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس ویران اور بے رونق بستی کو چار چاند لگا دئے۔ مگر بہرحال یہ تمام عظیم الشان کام خلافتِ ثانیہ میں ہی ہوئے۔ اسی طرح تحریک جدید کا اجراء ہوا۔ پھر خلافتِ ثانیہ کے عہد میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہندوستان کے باہر باقاعدہ تبلیغ احمدیت کے جھنڈے گاڑے گئے۔ آج بیسیوں جماعتیں ہندوستان سے باہر مختلف ملکوں میں قائم ہیں۔ اور نہ صرف بیرون ہند میں بلکہ اندرون ہند میں بھی احمدیت دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ اور کوئی دن خالی نہیں جاتا۔ جس میں احمدیت ترقی نہ کرتی ہو۔

پس خلافتِ ثانیہ کے عہد کی ترقیات اس بات پر شاہد ہیں۔ کہ خلیفہ کا وجود نہایت ہی مفید اور بابرکت ہوتا ہے۔ ہمارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فضلِ عمر بھی ہیں اور مصلح موعود بھی۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے جس طرح روحانی علوم سے بہرہ ور کیا۔ اسی طرح دنیوی علوم کے خزانے بھی آپ کے سامنے کھول دئے وَذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ۔

خلیفۂ وقت خدا کا مقرر کردہ ہوتا ہے۔ کوئی اس کو تختِ خلافت پر سے نہیں اُتار سکتا۔ اہلِ دُنیا اس کو معزول کرنے کی اپنے اندر ہرگز طاقت نہیں رکھتے۔ صد آفرین اس مقدس اور پاک رُوح کے صبر و استقلال پر۔ کہ دشمنِ حق نے بدزبانی کی۔ گالیاں دیں۔ ہر طرف سے شور و شر اُٹھا۔ فتنہ برپا ہوا۔ مگر آپ صبر و استقلال سے ان کے مقابلہ میں ڈٹے رہے +

اے ہمارے پیارے آقا۔ تجھ پر خدا کی ہزاروں ہزار رحمتیں نازل ہوں۔ کہ ہم پر تیرے اس قدر احسانات ہیں۔ کہ ہماری زبانیں شکریہ ادا کرنے سے عاجز ہیں +

میری پیاری بہنو! پہلے کب اتنی عورتیں یہاں جمع ہوا کرتی تھیں۔ کہاں لاؤڈ سپیکر تھے۔ یہ ترقی بھی ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہدِ خلافت میں ہی ہُوئی۔ دیکھ لو۔ جلسہ گاہ پہلے کتنا چھوٹا ہوتا تھا۔ اور اب کتنا وسیع ہوتا ہے۔ یہ سب خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ اُس نے اپنی نعمتوں سے ہم کو متمتع فرمایا۔ ان ترقیات کی موجودگی میں بدقسمت ہے وہ جو انکار کرتا ہے۔ مگر خوش قسمت ہے وہ جو اپنے سر کو جھکا دیتا اور نہایت اخلاص سے کہتا ہے۔ کہ

"حضرت فضلِ عمر زباد"

(سلیمہ دینیات کلاس درجہ ثالثہ)

تاریخ خلافت

۱۳۳۲ ہجری

محبوب الہٰی بشیر الدین محمود احمد قادیانی مصلح موعود

تاریخ پیدائش

۱۸۸۹ عیسوی

فخر رسل بشیر الدین محمود احمد براد

صدی

۱۳۰۰ ہجری

مرزا بشیر الدین محمود احمد مصلح موعود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ساقیا آمدنِ عید مبارک بادت"

میرے محمود مری جان مرے دل کے سرور
میرے محبوب مرے چاند مری آنکھ کے نور

اے کہ ممسوح ہے تو عطرِ رضامندی سے
اور خود تجھ سے محبت ہے خدا کو منظور

مردہ روحوں کو ملی زندگی تیرے دم سے
تیری آمد ہے زمانے کے لئے یومِ نشور

اے کہ ہے بھیجا گیا کلمۂ تمجید سے تو
تیری نصرت کو خود آتا ہے خداوندِ غیور

ہیچ ہیں تیری عزیمت کے مقابل کہسار
رعب سے کانپتا ہے تیرے عدوِ مقہور

ہے تو ہی دہر میں سرچشمۂ علم و عرفاں
ذرہ ذرہ ہے ترا عشقِ خدا سے معمور

تیری پیشانی میں ہے نورِ ازل جلوہ نما
تیرے ہر ذرہ میں آتا ہے نظر جلوۂ طور

مظہرِ حق و علاء ذات سراپا تیری
ہے حقیقت میں تو ہی قدرتِ ثانی کا ظہور

اے اسیروں کو سلاسل سے چھڑانیوالے
عرض کرتے ہیں بصد عجز و بکا تیرے حضور

"قیدِ زنجیرِ معاصی سے چھڑا لے پیارے"
نرغۂ دشمنِ ایماں میں ہوئے ہم محصور

دل میں ارمان لئے آئے ہیں تیرے در پر
اِک نظر ڈالنا ہاں لطف و محبت کی ضرور

ہم تو کمزور ہیں بے تاب و تواں ہیں آقا
"کام مشکل ہے بہت منزلِ مقصود ہے دور"

نیم جاں تیرے تڑپتے نہ رہیں فرقت میں
دشتِ پُرخار میں یوں چھوڑ نہ دیجو مہجور

تیرے انفاس سے وہ روح ہو پیدا ہم میں
جس کی پرواز سے شرمائیں سلیماں کے طیور

تیری آنکھوں میں چھلکتی ہے محبت کی وہ مے
جس سے پی پی کے ہوئے پیر و جواں سب مخمور

تیرے ہاتھوں نے ہی ہے اُن کو پلائی ساقی
رندِ مجلس نظر آتے ہیں یہاں جو مخمور

"ہم کو اک گھونٹ ہی دے صدقہ میں میخانے کے"
تیرے قربان مرے ساقیٔ کوثر کے ظہور

ہم بھی ہوں ساتھ ترے جس گھڑی ان لفظوں میں
جنت الخلد کے ہوں زمزمہ پرداز طیور

"ساقیا آمدنِ عید مبارک بادت"
در پئے تشنہ لبِ وصل بیا جامِ طہور

(خاکسار عبدالقادر گورنمنٹ انڈسٹریل سکول قصور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کے

جماعت احمدیہ کی مستورات پر عظیم الشان احسان

از قلم محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

مصلح موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتایا تھا۔ کہ وہ "حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا"۔ اس الہام کی صداقت ان واقعات پر مبنی ہے۔ جن سے ہم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے احسانات دنیا پر ثابت کر سکتے ہیں۔

حضور کے احسانات مردوں پر بھی اور عورتوں پر بھی۔ افراد پر بھی اور قوموں پر بھی۔ اپنوں پر بھی اور غیروں پر بھی۔ گاؤں پر بھی اور شہروں پر بھی ملکوں پر بھی اور براعظموں پر بھی۔ راعی پر بھی اور رعایا پر بھی ہیں۔ غرض یہ وجود مجسمۂ احسان اور ہمہ تن حسن سلوک ہے۔ مگر میرا مقصد اس مضمون میں صرف ان احسانات کا تذکرہ کرنا ہے۔ جو حضور نے عالم نسواں پر کئے ہیں۔ اور ان میں سے بھی صرف پانچ احسان نمونہ کے طور پر ایسے بیان کرنا چاہتی ہوں۔ جو احمدی مستورات کے لئے مخصوص ہیں:۔

۱۔ سب سے بڑا احسان حضور کا یہ ہے۔ کہ وہ پاک کلام جس پر ہماری نجات کا دار و مدار ہے۔ جس کے سمجھانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی مستورات کو علیحدہ دن دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بھی یہی سُنّت تھی۔ اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ تو روزانہ مستورات میں درس فرمایا کرتے تھے۔ حضور بھی ہفتہ میں ایک بار مستورات کو صرف قرآن مجید ہی کا نہیں۔ بلکہ حدیث شریف بھی درس دیتے ہیں۔ ابتداءً تو ہم نے سات دنوں میں سے صرف ایک دن درس ہونے کی کمی کو بشدت محسوس کیا۔ لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ یہ کمی درحقیقت کمی نہیں۔ بلکہ حضور کا ایک دن کا درس بقیہ چھ روز کی کمی کو نہایت احسن طور پر پورا کردیتا ہے۔ ہفتہ کے روز ایک ہزار کے قریب مستورات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدہ ام مرزا طاہر احمد صاحب کے مکان میں جمع ہوتی ہیں۔ اور حضور کا پُر معارف کلام قرآن مجید اور احادیث کے باریک در باریک نکات اور وعظ و نصائح سنتی ہیں۔ اس طرح حضور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی اس وصیت کو بھی پُورا فرماتے ہیں۔ جو انہوں نے قرآن کریم اور حدیث شریف کے بارہ میں فرمائی تھی۔

۲۔ دُوسرا احسان مستورات میں لجنہ اماءُ اللہ کا قائم کرنا ہے۔ عورتوں میں اتحاد کی بنیاد قائم کرنا۔ متفقہ طور پر کام کرنے کی عادت ڈالنا۔ آپس میں صلح آشتی کے ساتھ مل کر رہنا۔ ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور ایثار سے سلوک کرنا۔ آپس میں مل کر دینی اور دُنیوی ترقیات حاصل کرنے کی کوشش کرنا ایک نہایت ہی اعلیٰ نمونہ ہے۔ اور دُنیا کو حقیقی اسلام کی طرف کھینچ لانے کے لئے ایک عمدہ اور کاری حربہ ہے۔

۳۔ تیسرا احسان یہ ہے۔ کہ حضور نے جلسہ سالانہ پر اپنی جماعت سے یہ عہد لیا۔ کہ مستورات میں شریعت کے مطابق ورثہ تقسیم کیا جائے۔ بانیٔ اسلام رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تو اس عورت کو جو ورثہ میں لی اور دی جاتی تھی۔ خود وارث مقرر فرمایا تھا۔ لیکن افسوس مسلمانوں پر جنہوں نے باقی احکام کی طرح اس کو بھی پس پُشت ڈال دیا۔ اور عورت کو از سر نو ویسی ہی ذلیل ہستی بنا دیا۔ جیسی کہ زمانۂ جاہلیت میں تھی۔ ہزاروں ہزار رحمتیں نازل ہوں ہمارے امام پر جس نے قدرت ثانی کے وجود میں آکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کو اس کی جماعت میں راسخ کرنے کا عزم مصمم کیا۔ جس طرح ابتداءً ہر نیک کام ایک بیج کی طرح ہوتا ہے۔ اور بعد میں اُس کے شاندار نتائج ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ اسی طرح یہ ایک اعلیٰ بیج ہماری جماعت میں بویا گیا ہے۔ اور اسکے پھُول پتّے نکلنے شروع ہو گئے ہیں۔ ایک دن آتا ہے کہ خدا نے چاہا۔ تو ایک مکمل درخت کی صُورت میں نمودار ہو کر اصلها ثابتٌ و فرعها فی السماء کا نظارہ دکھلا رہا ہوگا۔ اور خلافت ثانیہ کے کارناموں میں سے ایک شاندار کارنامہ ہوگا۔

۴۔ چوتھا احسان حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا جماعت احمدیہ کی مستورات پر رسالہ مصباح ہے۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ہم مستورات نے زنانہ اخبار کے لئے بہت ہاتھ پاؤں مارے۔ جدّوجہد کی۔ لیکن جو خدا کو منظور تھا وُہی ہُوا اور جس کے سر سہرا بندھنا تھا بندھا۔ اب عورتوں کا واحد رسالہ مصباح موجود ہے۔ اس کے ذریعہ اپنے خیالات کا اظہار کر سکتی ہیں۔ قوم میں اپنی آواز کو بلند کر سکتی ہیں۔ آپس میں تبادلہ خیالات کر سکتی ہیں۔ تبلیغ کا فریضہ باحسن طریق انجام دے سکتی ہیں۔ اور بہت سے مفید کام اس کے ذریعہ سر انجام پا سکتے ہیں ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah